© rasailojaraid.com

شدت اور فحاشی و عریانی اور ثقافتی یلغار کو دیکھ کر مایوسی بھی نہ ہو بلکہ توبہ و استغفار کی راہ کو اپناتے ہوئے گناہ کے جذبات کو کنٹرول کریں‘ قوتِ ارادی کو مضبوط کریں‘ شیطانی وساوس اور گناہ کے لیے اُکساہٹ پر قابو پائیں۔ اپنے آپ کو معذور سمجھنا چھوڑ دیں۔ گناہ کے لیے جواز تلاش کرنے کی غلطی ہرگز نہ کریں۔ نفس و شیطان کے چنگل میں گرفتار نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت دیتے ہیں جو ہدایت حاصل کرنا چاہیں۔ جو چاہیں کہ انھیں خود بخود ہدایت مل جائے‘ اس کے لیے انھیں کچھ مشقت اور تکلیف نہ اٹھانی پڑے‘ ایسے لوگ ہدایت سے محروم رہتے ہیں۔ اس لیے اپنے نفس کو لگام دیں‘ اسے تکلیف پہنچتی ہے تو پہنچنے دیں‘ اس پر واضح کر دیں کہ اس کی تسکین کے لیے ناجائز طریقے اختیار نہیں کرنا ہیں۔

اس سلسلے میں قرآن پاک نے جو عمومی ہدایت دی ہے وہ درج ذیل ہے: قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (الزمر ۳۹:۵۳) ”اے نبی (آپ ہمارا فرمان) ان سے کہہ دیجیے (وہ یہ ہے) کہ اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ‘ یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے‘ وہ غفور و رحیم ہے“۔

یہ آیت رہتی دنیا تک تمام گنہگاروں کے لیے‘ اپنے نفس پر زیادتی کرنے والوں کے لیے ایک نوید ہے۔ جمیعًا‘ یعنی سب کے سب گناہ ایک ساتھ معاف کر دینے کی خوش خبری ہے۔ آپ معاف کروانے کے آداب کے ساتھ معافی مانگیے‘ آپ کی درخواست ہرگز رد نہ کی جائے گی۔

پس‘ سب سے پہلے توبہ کی شرائط کے مطابق توبہ کرنی چاہیے (اس کے لیے دیکھیے: تفہیم القرآن‘ ج ۶‘ ص ۴۲)۔ دوسرے درجے میں گناہ کے اسباب کا ازالہ کرنا چاہیے‘ جو معمولات گناہ کی طرف لے جاتے ہیں‘ ان سے دُور رہیں‘ انھیں بدلیں۔ اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ اپنے گناہ کا کسی سے ذکر نہ کریں۔ پریشانی میں آپ نے یہاں رابطہ کیا‘ اپنی شناخت کو ظاہر نہ کیا‘ اس طرزِ عمل پر قائم رہیں‘ کسی کے سامنے اپنے گناہ کا ذکر نہ کریں۔ حدیث میں اس کی مذمت آئی ہے کہ آدمی ایک تو گناہ کرے پھر اس کا چرچا کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی مدد کرے‘ اپنی بندگی کی سعادت بخشے۔ آمین! (مولانا عبدالمالک)

© rasailojaraid.com